روزنامہ
الفضل
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
بدھ 15 نومبر 2000ء 18 شعبان 1421 ہجری - 15- نبوت 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 261

دعا میں گریہ وزاری

حضرت عبداللہ بن شخیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں اس قدر گریہ وزاری اور آہ وبکا کر رہے تھے ولجوفہ ازیز کازیز المرجل کہ رقت اور جوش گریاں سے آپؐ کا سینہ یوں ابل رہا تھا جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے۔

(شمائل ترمذی باب بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قبولیت دعا کا راز

دعا کی قبولیت کا بھی یہی راز ہے۔ انسان جب تک اپنی خواہشات‘ ارادوں اور علموں کو ترک کرکے خدا میں فنا نہ ہو جاوے اور خدا کی قدرت کاملہ اور قادر مطلق ہونے اور سننے اور قبول کرنے والا ہونے پر یقین کامل اور پورا وثوق نہ رکھتا ہو تب تک دعا بھی ایک بے حقیقت چیز ہے۔ فلسفیوں کو کیوں قبولیت دعا پر ایمان نہیں ہوتا؟ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان کو خدا کی وسیع قدرت اور باریک در باریک سامانوں کے پیدا کر دینے والا ہونے پر ایمان نہیں ہوتا اور وہ خدا کی قدرت کو محدود جانتے ہیں اور اپنے تجارب اور علوم پر بھی بھروسہ کر بیٹھتے ہیں۔ ان کو اپنے تجارب کے مقابلہ میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ خدا بھی ہے اور وہ بھی کچھ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات بعض سخت مہلک امراض میں وہ لوگ یقینی اور قطعی حکم لگا دیتے ہیں کہ یہ شخص بچ نہیں سکتا یا اتنے عرصے میں مر جاوے گا۔ یا اس طرز سے مرے گا۔ مگر بیسیوں مثالیں ایسی خود ہماری چشم دید ہیں اور بعض کو ہم جانتے ہیں جن میں باوجود ان کے یقینی اور قطعی حکم لگا دینے کے خدا تعالیٰ نے ان بیماروں کے واسطے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ وہ آخر کار بچ گئے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض وہ بیمار جن کے حق میں یہ لوگ موت کا قطعی اور اٹل فتویٰ دے چکے تھے زندہ سلامت ہو گئے اور کسی دوسرے موقعہ پر ان کو مل کر شرمندہ کیا اور ان کے علم و دعویٰ کو بھی شرمندہ کیا ہے۔

حدیث میں آیا ہے ما من داء الا ولہ دواء ایک مشہور ڈاکٹر کا ہمیں قول یاد ہے وہ کہتا ہے کہ کوئی مرض بھی ناقابل علاج نہیں ہے بلکہ یہ ہماری سمجھ اور عقل و علم کا نقص ہے کہ ہمارے علم کی رسائی وہاں تک نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرض کے واسطے بعض ایسے ایسے اسباب پیدا کئے ہوں جن سے وہ شخص جس کو ہم ناقابل علاج یقین خیال کرتے ہیں قابل علاج اور صحت یاب ہو کر تندرست ہو جاوے پس قطعی حکم ہرگز نہ لگانا چاہئے بلکہ اگر رائے ظاہر بھی کرنی ہو تو یوں کہہ دو کہ ہمیں ایسا شک پڑتا ہے مگر ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسے سامان پیدا کر دے کہ جن سے یہ روک اٹھ جاوے اور بیمار اچھا ہو جاوے۔ دعا ایک ایسا ہتھیار خدا تعالیٰ نے بنایا ہے کہ انہونے کام بھی جن کو انسان ناممکن خیال کرتا ہے ہو جاتے ہیں کیونکہ خدا کے لئے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 500)

قطعاً ناقابل معافی

روزنامہ ڈان کا ادارتی نوٹ

سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں سوموار کو جب احمدی صبح کی نماز کے لئے ایک مقام پر آئے (جسے وہ مسجد نہیں کہہ سکتے) تو چند حد سے متجاوز جوشیلے ”مسلمانوں“ نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ پانچ افراد کو موقعہ پر ہلاک کر دیا اور اس سے دگنے افراد کو شدید زخمی کر دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ کے پریس نوٹ میں ڈھٹائی آمیز خوش اخلاقی سے تسلیم کیا گیا ہے کہ اس سانحے کا شکار تمام ”قادیانی“ تھے اور زخمی خطرناک حالت میں ہیں۔ پریس نوٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ انہیں ایک ”محفوظ مقام“ پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں جب احمدیوں پر اکثریت کی طرف سے غیرانسانی سلوک کیا گیا ہے۔ اکثریت جو بہ زعم خود یہ سمجھتی ہے کہ جو بھی وجوہات ہوں وہ بظاہر اچھی ہیں کیونکہ احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے ان کو تہ تیغ بے دریغ کرنا اشد ضروری ہے۔

1970ء کی دہائی میں آنجہانی ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ایک آئینی ترمیم کے ذریعے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ بھٹو صاحب کا نجی محفلوں میں یہ دعویٰ تھا کہ موصوف نے یہ اقدام احمدیوں کے ”تحفظ“ کے لئے اٹھایا ہے کیونکہ ان کا بحیثیت مجموعی قتل عام ہو جانا تھا۔ اس سے کس طرح تحفظ کیا گیا ہے؟ پچیس سال گزر گئے لیکن اقلیتوں کے خلاف تنگ نظری مسلسل اسی بغض و عداوت سے جاری ہے۔ اکثریت کے ”انعام واکرام“ اور ”داد و دہش“ سے صرف احمدی ہی سرفراز نہیں ہیں۔ عیسائیوں نے بھی اس تلخ ”رواداری“ کا ذائقہ چکھا ہے۔ اس رواداری کا اکثریت کو از روئے ایمان ادعاء بھی ہے ہمیں وہ موثر الفاظ نہیں ملتے جس سے ہم اس ناقابل عفو جرم کی ملامت کر سکیں جس کا ان بدقسمت احمدیوں سے ضلع سیالکوٹ کے ایک دور دراز گاؤں میں ارتکاب کیا گیا ہے۔ ہاں یہی وقت ہے کہ گورنمنٹ ان کے تحفظ اور استحکام کے لئے بیدار ہو جائے تاکہ وہ اقلیتوں

باقی صفحہ 2 پر

شفا دے شفاؤں کے مالک

ہماری امیدوں کا مرکز ہے تو ہی ہمیں اپنی رحمت کے جلوے دکھادے
تو چارہ گروں کو عطا کر بصیرت انہیں مالکا دستِ معجز نما دے
جو ہیں چارہ سازی کے اسرار مولا کرم سے تو اپنے انہیں سب سکھادے
فراست دماغوں حصانت ارادوں بصارت نگاہوں کو دل کو جلادے
شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

یہ کشکول ہے سامنے تیرے رکھا اسے اپنے فضلوں سے بھر دے خدایا
نہ میں تجھ سے مانگوں تو پھر کس سے مانگوں تو سب کو ہے دیتا تو سب کا ہے داتا
تو سب کا ہے ماویٰ تو سب کا ہے ملجا تو سب کا ہے والی تو سب کا ہے مولا
تو سب کا ہے ساقی ذرا جام بھر بھر کے لطف و کرم کے ہمیں اب پلادے
شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

کسی گھر کی رونق کسی دل کی چاہت تو آنکھوں کی پتلی کا تارا ہے کوئی
کہیں ذات سے اپنی بڑھ کے کوئی ہے کہیں جان سے اپنی پیارا ہے کوئی
کسی کی نگاہوں کا محور ہے کوئی کسی زندگی کا سہارا ہے کوئی
تو سب جانتا ہے تجھے سب خبر ہے تو شانِ کریمی کے جلوے دکھادے
شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

ہے جو روک بھی سامنے سے ہٹادے ہمارے لئے راہ ہموار کر دے
براہیمی سنت دکھا میرے پیارے یہ دہکی ہوئی آگ گلزار کر دے
کوئی ناامیدی کا لمحہ نہ آئے مجھے اور بھی جو گنہگار کر دے
نویدِ مسرت سنا کر ہمیں اب گرفتہ دلوں کی تو ڈھارس بندھا دے
شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

کہیں درد کی داستانیں چھڑی ہیں کوئی اپنے زخموں کو سہلا رہا ہے
کہیں چارہ گر خود کو مجبور پا کے کسی دل شکستہ کو بہلا رہا ہے
ہمہ وقت دھن سوز کی سنتے سنتے مری جاں کلیجہ پھٹا جا رہا ہے
ذرا چھیڑ دے ساز "کُن" کو مغنّی مدھر لَے میں نغمہ طرب کا سنادے
شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

لئے آنکھ میں آنسوؤں کی روانی ترے در پہ کوئی خمیدہ کھڑا ہے
جو اوروں کا دکھ بھی سمیٹے ہوئے ہے بہت دیر سے آبدیدہ کھڑا ہے
ہے سینہ فگار اور سوچیں ہیں زخمی جگر سوختہ دل تپیدہ کھڑا ہے
وہ صبر و رضا کا ہے پیکر تو خود لطف سے اپنے ہر فکر اس کی مٹادے
شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

خزانے میں تیرے کمی تو نہیں ہے خزینۂ ہستی کے وا باب کر دے
تو قادر ہے تو مقتدر ہے خدایا ہمارے لئے پیدا اسباب کر دے
ہیں پژمردہ جو پھول رحمت کی شبنم تو ڈال ان پہ اور ان کو شاداب کر دے
کرشمہ دکھا اپنی قدرت کا پیارے جو بگڑے ہوئے کام ہیں سب بنادے
شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

صاحبزادی امتہ القدوس

سالانہ تقسیم انعامات
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات خدام الاحمدیہ کے سال کے آخری دن یعنی 31-اکتوبر 2000ء کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی- محترم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تقریب کے صدر تھے تلاوت کے بعد صدر محترم نے خدام کا عہد دوہروایا اور نظم کے بعد مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب نائب مہتمم مقامی نے رپورٹ پیش کی- انہوں نے بتایا کہ یہ تقریب چوتھی سہ ماہی کی تقریب تقسیم انعامات بھی ہے اور سالانہ تقریب بھی ہے-

3 ہزار خدام ہر ماہ اجلاسات عام میں شامل ہوتے رہے- آل ربوہ سالانہ صنعتی نمائش منعقد کی گئی- جسمیں 647 اشیاء نمائش کے لئے رکھی گئیں- دو ہزار زائرین نے نمائش دیکھی مرکزی نمائش میں 3 شعبوں میں ربوہ اول رہا جبکہ مجموعی طور پر دوم پوزیشن حاصل کی- سال بھر میں 935 وقار عمل کئے گئے جس میں 17 ہزار 945 گھنٹے کام کیا گیا- خدمت خلق کے تحت ایک لاکھ 9 ہزار روپے سے زائد کی لاگت کے 870 پیکٹ ضرورت مندوں میں تقسیم کئے گئے- سرما کے آغاز پر 270 گھرانوں کو 639 اشیاء تقسیم کی گئیں- 255 فری میڈیکل کیمپ لگائے گئے جن میں 14 ہزار 256 مریضوں کو ادویہ دی گئیں- 480 طلباء کو 95 ہزار روپے سے زائد کی کتب تقسیم کی گئیں-

شعبہ اطفال میں 100 سے زائد اطفال کو کمپیوٹر کی ٹریننگ دی گئی ورزشی مقابلہ جات میں مجلس اطفال ربوہ دوم رہی-

اس کے بعد محترم سید محمود احمد شاہ صاحب نے انعامات تقسیم کئے-

سالانہ کارکردگی کے اعتبار سے رحمت غربی اول رہا- ناصر آباد شرقی حمد دوم رہا- ہاسٹل وقف جدید سوم رہا بلاک لیڈروں میں سید عبد اللطیف شاہ اول رہے-

آخر میں صدر مجلس سید محمود احمد شاہ صاحب نے خطاب فرمایا- انہوں نے مجلس مقامی ربوہ کی کارکردگی کو سراہا اور فرمایا کہ اس سال مجلس ربوہ کو نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے- خدا کرے کہ یہ سلسلہ بڑھتا رہے اور اس معیار پر پہنچ جائے جس پر امام جماعت ہمیں پہنچانے کے خواہش مند ہیں- آپ نے استقامت. امانت. اور حفاظت مرکز کی طرف خصوصی توجہ دلائی-

صدر مجلس کے بعد مہتمم مقامی محترم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے مختصر خطاب میں اپنے تمام زعماء اور بلاک لیڈرز کا شکریہ ادا کیا- آخر میں دعا سے قبل مکرم وسیم احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ترانہ. خدام احمدیت سنایا-

محترم سید محمود احمد شاہ صاحب کے دعا کرانے پر تقریب اختتام کو پہنچی-

بقیہ صفحہ 1

کے آئین میں ضمانت دیئے گئے حقوق کی حفاظت کر سکے- اور اقلیتیں جس طرح چاہیں اپنے عقیدے کے مطابق عمل کر سکیں- مذہبی آزادی کسی بھی مہذب معاشرے میں بکاؤ مال نہیں ہے- نہ ہی اس کا کسی بھی صورت میں کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے- اب یہ گورنمنٹ کا فرض بنتا ہے کہ وہ سینہ سپر ہو جائے اور اس کا نام بھی بنیادی حقوق کے دفاع کرنے والوں میں شامل ہو جائے جس کی اسلام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں ضمانت دی گئی ہے-

(روزنامہ ڈان لاہور یکم نومبر 2000ء)
ترجمہ عاصم جمالی

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

شکیل احمد ناصر صاحب

سب سے مؤثر واعظ - موت

حضرت مسیح موعود کی پر تاثیر نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 5۔اکتوبر 1990ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا کہ:-

"ہمیں ان بنیادی حقیقتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ خواہ کوئی کتنی تلقین کرے سچائی کی، عبادتوں کی، نیکی اختیار کرنے کی، بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی، کیسی کیسی اچھی نصیحتیں کیوں نہ کرے، جب تک سننے والے کو یہ یقین نہ ہو کہ میرا ایک خدا ہے اور مرنے کے بعد میں نے اس کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس وقت تک یہ نصیحتیں اثر نہیں دکھا سکتیں۔ یا دکھاتی ہیں تو ایک عارضی سا اثر دکھاتی ہیں"

حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا اور آپ نے جہاں لوگوں کو تدابیر و مجاہدات اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی وہاں آپ نے انسانی فطرت کی اس بین صداقت کو کہ جب تک انسانی قلب میں موت کا تصور اور خدا تعالیٰ کے محاسبہ کا تصور راسخ نہ ہو انسان کی سفلی زندگی پر موت وارد نہیں ہو سکتی کو بھی پیش نظر رکھا اور آپ نے بڑے زور سے اپنے احباب کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کیا کہ دنیا چند روزہ ہے اس لئے جس قدر جلد ہو سکے اپنے مولیٰ کے حضور اپنی محبتوں کے عملی نذرانے پیش کر لو تا بعد میں جب پیغام اجل آئے تو کوئی جائے افسوس نہ ہو۔ آپ کی کتب اور ملفوظات سے بعض اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

سب سے بڑا واعظ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

"مولوی عبدالکریم صاحب کی موت کو دیکھو اور اس پر غور کرو کہ بڑی عبرت کی جگہ ہے کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہئے کہ یہ دن کسی وقت آنے والا ہے۔ سب کو اس کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے۔ جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے تو ایک طول امل پیدا ہوتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے اور کہتا ہے یہ کروں گا وہ کروں گا۔ اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ مومن کو چاہئے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے اور صبح اٹھے تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کرتا ہے تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اول بات یہ ہے کہ طول امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے۔ جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں یہی بڑا واعظ ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص نمبر 516)

سب سے بڑا ناصح

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان کو جو چیز مضر ہوتی ہے ایک دو بار کے تجربہ اور مشاہدہ کے بعد اس کو چھوڑ دیتا ہے لیکن ہر روز موت کی وارداتیں ہوتی ہیں جنازے نکلتے ہیں مگر ان موتوں سے یہ عبرت حاصل نہیں کرتا۔ حالانکہ اس سے بڑھ کر اور کون ناصح ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 437)

سب سے بڑھ کر بیدار کرنے والی چیز

استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص 183)

موت کا کوئی اعتبار نہیں

موت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اور کوئی شخص اپنی نسبت یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ میری زندگی کس قدر ہے اور کتنے دن باقی ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 498)

انبیاء کی حالت

"انسان کی سخت دلی اصل میں امیدوں پر ہوتی ہے۔ لیکن انبیاء کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب کی یہ حالت رہی ہے کہ اگر شام ہوئی ہے تو صبح کو ان کو امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے۔ اور اگر صبح ہوئی ہے تو شام کی امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے۔ جب تک انسان کا یہ خیال نہ ہو کہ میں ایک مرنے والا ہوں تب تک وہ غیراللہ سے دل لگانا چھوڑ نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 437)

ہمیشہ موت کو یاد رکھو

ابو سعید صاحب احمدی نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میں دو تین یوم کے بعد واپس رنگون جانے والا ہوں حضور سے درخواست ہے کہ میرے حق میں دعا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ:-

"انشاء اللہ دعا کروں گا۔ دنیا ایسے ہی تفرقہ کی جگہ ہے۔ ہمیشہ موت کو یاد رکھو چند روز زندگی ہے اس پر نازاں نہ ہونا چاہئے۔ جو راستی پر ہو اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا ہو تو خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 435)

موت کیا دور ہے؟

موت کیا دور ہے؟ جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے۔ اگر وہ زندگی پالے گا تو دو چار برس اور پالے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس۔ اور آخر مرنا ہو گا۔ موت یقینی شے ہے جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں۔ مگر عمر کا حساب کبھی بھی نہیں کرتے۔ بدبخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ عمر ہی تو ہے.... ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی۔ آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی۔ اس وقت کہا کہ اب معلوم ہوا کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا۔ اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 427)

مومن کا فرض

موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آ جاوے مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 438)

موت کو قریب سمجھو

پس بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہو گی۔ موت کو قریب سمجھو۔

(ملفوظات جلد اول ص 485)

قبریں منہ کھولے ہوئے ہیں

دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں۔ اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے، ٹلنے والی نہیں۔ تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 68)

ہر لحظہ کو غنیمت سمجھو

"ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کر کے شاید ابھی موت آ جاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 394)

موت تو ایک بازی گاہ ہے

"جو شخص اس عالم کے ہم و غم میں مبتلا ہو رہا ہے اور دوسرے عالم کا اسے کوئی فکر بھی نہیں۔ اگر اسے یکدفعہ ہی پیغام موت آ جاوے تو خیال کرو اس کا کیا حال ہو گا؟ موت تو ایک بازی گاہ

باقی صفحہ 8 پر

عبدالسمیع نون صاحب

میری والدہ - فتح بی بی صاحبہ

میں جب اپنی والدہ کے متعلق یہ نوٹ لکھنے لگا تو میں نے عنوان تجویز کیا "میری ان پڑھ ماں" مگر پھر قریباً 70 سال قبل لکھی جانے والی ایک کتاب "میری والدہ" کی یاد آئی تو میں نے اس خیال سے عنوان میں یہ تبدیلی کر لی کہ کتاب "میری والدہ" لکھنے والا ایک بلند پایہ ادیب و خطیب ایک مایہ ناز متوکل علی اللہ اور بے نفس بزرگ ایک قابل تقلید "رفیق" اور ان کی والدہ ماجدہ گو معمولی پڑھی لکھی مگر موحد اور تقویٰ کی باریک راہوں کی متلاشی اور وہ بھی "رفیق" تھیں۔

ضمناً عرض کرتا ہوں کہ یہ "رفیق" کی اصطلاح اس مقدس رشتے کو بیان کرنے سے قطعاً قاصر ہے اور جن کے لئے صحف میں موزوں اور مبارک اصطلاحیں موجود ہیں اور جن کو مجبوراً چھوڑ کر نظریہ ضرورت کے تحت یہ الفاظ اختیار کئے گئے ہیں۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا میں نے "میری والدہ" کے خدا رسیدہ بزرگ مصنف اور ان کی "بے بے جی" جو بے شمار اعلیٰ صفات کی مالکہ تھیں کی نقالی کرتے ہوئے اپنے اس مختصر سے مضمون کو بھی حصول برکت کے لالچ میں وہی نام دیا ہے ذرہ نواز آسمانی آقا کی بے پایاں رحمت سے کیا بعید جو وہ اس میری نقل اتارنے کی کاوش کو قبول فرمائے اور میری والدہ کو بھی اپنے قرب کا بہتر مقام عطا فرمائے اور میری خطاؤں سے بھی درگزر فرماوے۔

میری اماں کا نام فتح بی بی تھا ان کے والد اور میرے نانا چوہدری سلطان محمود صاحب قصبہ ساہی تحصیل بھلوال میں وسیع زرعی اراضی کے مالک ہونے اور جبلی شرافت دیانت داری اور راست روی کے باعث عزت و شرف کا مقام رکھتے تھے میری والدہ اور میرے اکلوتے ماموں فضل داد صاحب تھے جن کی اولاد ہوئی۔

مجھے اس اعتراف میں ہرگز کوئی حجاب یا احساس کمتری نہیں ہے کہ میری والدہ ان پڑھ دیہاتی خاتون تھیں نہ وہ جدید دنیا کے رجحانات سے آگاہ تھیں نہ وہ عادات و اطوار میں ماڈرن رویے کی حامل تھیں نہ یہ "اوصاف" اس قدر ضروری ہیں کہ یہ موجود ہوں تو تب ہی ان کے متعلق کوئی نوٹ لکھا جائے بلکہ ماں صرف ماں ہوتی ہے اور باقی اضافتیں ماں کے پیار اور اس کے شفقت اور اس کے سایہ کے مقابلہ میں بے معنی اور ہیچ ہیں۔

یہ درست کہ میری ماں الف با تو نہیں پڑھ سکتی تھیں مگر تربیت کے گر اور درس شفقت خوب یاد تھے صد حیف کہ میری نو عمری میں ہی میرے آنسو پونچھنے والا پلو میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

آج کا انسان اپنا غم غلط کرنے کے لئے سہاروں کی تلاش میں سرگرداں پھر رہا ہے کبھی ارباب اقتدار کی پناہ ڈھونڈھتا ہے اور کبھی ناجائز دولت کو اپنے دکھوں کا مداوا خیال کرتا ہے۔ پھر راہ سے بھٹک کر جام و پیمانہ میں گم ہو جاتا ہے کاش اسے امام زمانہ کے ان پاک کلمات سے ہی راہنمائی حاصل ہو جائے اور وہ جان جائے کہ قادر کریم کا در کھٹکھٹانے میں اس کی نجات کا راز پوشیدہ ہے۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔

اور اللہ کے فضل و رحم کو جذب کرنے کی ایک سبیل والدین کی اطاعت اور خدمت ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان کہ میں نے "رفیق" کے گھر میں آنکھ کھولی اور مجھے اس ماں کی گود میسر آئی جو باوجود ان پڑھ ہونے کے زیرک دانا' معاملہ فہم اور بہادر خاتون تھیں جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے یادداشت کمزور ہو رہی ہے مگر پرانی باتیں ذہن پر ایسی نقش ہیں جسے ستر سالوں کی گردش بھی مٹا نہیں سکی ابھی وہ خمار نہیں بھولا جو جھولے میں لیٹ کر ماں کے محبت بھرے ہاتھوں سے ہلکورے کھانے میں آتا تھا مقام شکر ہے کہ چند ٹیڑھے میڑھے الفاظ لکھنے اور کچھ پڑھنے کے قابل ہو گیا ہوں حلقہ احباب میں کچھ وسعت آگئی رہن سہن میں بھی تبدیلی آئی اگر کچھ عزیز پیار اور عزت سے بلاتے ہیں تو اس کمی کو پورا نہیں کر سکتے نہ اس خواہش میں کبھی کمی آئی کہ کبھی تو کانوں میں عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ماں کی زبان سے "میرا چبلو" کا لفظ رس گھولے

دل کا ہر گوشہ تمہاری یاد سے آباد ہے
مجھ کو سب کچھ بھول جانے پر بھی سب کچھ یاد ہے

سوچتا ہوں کہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے پاس کس نعمت کی کمی تھی کہ ڈھلتی عمر میں بھی بے ساختہ یوں اظہار کیا کہ "ماں کے بغیر گھر قبرستان لگتا ہے" اور ایک دوسرے بادشاہ نادر شاہ نے ماں کو پھول سے تشبیہ دی۔

حضرت سید الکونین رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت حلیمہ سعدیہ "حقیقی والدہ نہیں بلکہ رضاعی ماں تھیں ان کے آنے پر حضور ادب سے کھڑے ہو جاتے تھے اور اپنی چادر ان کے لئے زمین پر بچھا دیتے تھے۔

آداب کے سلیقے کوئی اس معلم حقیقی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے۔ یہ سچ ہے کہ جو شخص ماں کی عاطفت کو نہیں سمجھا وہ اللہ تعالیٰ کی وراء الوریٰ ذات اعلیٰ و اجل اور اس کے ادراک کو کب اور کیسے پائے گا۔ میرے والدین کی شادی 1900ء میں ہوئی 1903ء میں میرے ابا میاں عبدالعزیز صاحب نون نے اس دور کے فرستادہ کے ہاتھ پر بیعت کا عہد کیا اور ان کی یہ قلبی واردات ہمارے خاندان میں ایک قابل صد ناز انقلاب لانے کا موجب بنی جس سے ہماری چار پشتیں فیضیاب ہو رہی ہیں اپنے آپ پر اور آنے والی نسلوں پر وراثتاً ملنے والی اس نعمت کو یاد کر کے اپنے بزرگ باپ کی روح کو سلام کرتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ "اے میرے رب میرے والدین پر اسی طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا"

گو کچھ عرصہ تک میری اماں متردد تو رہیں یوں میرے "رفیق" باپ کے نور "رفاقت" کی برکتوں سے ہمارے گھر میں کمال ہم آہنگی' وفا اور اخلاص کی خوشبو رچی بسی رہی اور یہ خاندان مثالی اور نمونہ فردوس بنا رہا عویم مکرم حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل حلال پور کے ساتھ میرے ابا کے ہم وطن ہم عمر اور ہم مشرب ہونے کے باعث مثالی برادرانہ گہرے تعلقات تھے حضرت مولوی صاحب کی وفات 1939ء میں قادیان میں ہوئی تو میری اماں تعزیت کے لئے حضرت مولوی صاحب کی بیگم صاحبہ کے پاس (جن کے ساتھ میری والدہ کا (خواہرانہ تعلق تھا) قادیان گئیں۔ یہ قادیان کا اماں جان کا پہلا سفر تھا ان کو یہ دیکھ کر خوشکن حیرت ہوئی کہ تعزیت کے لئے آنے والوں کے لئے حضرت مصلح موعود کے گھر سے کھانا آتا تھا اور کھانا بھی بافراط اور لذیذ اور بابرکت آقا کا اپنے غلاموں کے ساتھ یہ سلوک۔ ہمارے ماحول میں تو اس کی مثال کہیں نہ دیکھی نہ سنی۔

یہاں الٹی گنگا بہتی دیکھی تو میری اماں کہتی تھیں خانوادہ اقدس کے متعلق میری سوچوں کے دھارے بدل گئے اور بغیر دیکھے ادب اور عقیدت کے جذبات پیدا ہوئے جمعہ کا دن آیا تو مستورات کے ہمراہ البیت میں جا پہنچیں اور ایک کھڑکی سے حضرت مصلح موعود کی زیارت ہوئی تو زیرکی اور دانائی اور باریک بینی اور سب سے بڑھ کر اللہ کے فضل و رحم نے اسی آن واحد میں ایک فیصلہ کرا دیا اور وہی لمحہ میری پیاری ماں کی زندگی میں ایسی خوشگوار تبدیلی لایا جس نے ان کے جسم و روح ہی بدل ڈالے اور وہ آسمانی نعماء سے اپنی جھولی بھر کر واپس وطن آئیں۔

اس کے بعد 9 سال میری والدہ زندہ رہیں۔ ہر روز اس مبارک سفر جو وسیلہ ظفر بنا کے ایمان افروز تذکرے اور ہر روز اللہ کی راہ میں ہر شے قربان کر دینے کے عزم۔

مجھے 1948ء میں اس مجسم شفقت اور آیۂ رحمت کے چمن جانے کا صدمہ بھی تھا اور ان کے انجام بخیر ہونے کی خوشی بھی۔ میں نے حتی الوسع بہت علاج کرایا اور اماں کی صحت و عمر کے لئے اللہ کے حضور زاری بھی بہت کی خدا کی تقدیر غالب آئی۔

مجھے اس لحاظ سے شدید محرومی اور احساس رہا جس نے نصف صدی کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود میرا پیچھا نہیں چھوڑا کہ میری خاطر اپنی ہر راحت اور آرام کو قربان کرنے والی اور حد سے بڑھ کر پیار کرنے والی میرے طالب علمی کے زمانہ میں ہی دنیا سے رخصت ہو گئیں اور ان کی زندگی میں میری گھر سے مسلسل غیر حاضری ان پر شاق گزرتی تھی مگر میرے طلب علم کے شوق کی راہ میں اپنے ہجر و فراق کے درد کو حائل نہیں ہونے دیتی تھیں۔

میں ان کا اکلوتا بیٹا تھا اس لئے میں نے تو ان کا پیار بہت لوٹا

مگر اکلوتے بیٹے کا مہینوں تک منہ نہ دیکھنا اور تنہائی اور اداسی میں شب و روز تک سلگتے رہنا اور اف تک نہ کرنا ان کی حوصلہ مندی اور صبر اور خدا داد بصیرت پر شاہد ہے اور اس طرح میں بجائے ان کی کوئی خدمت کرنے کے دور رہنے کی وجہ سے ان کے لئے قلبی اذیت کا ہی موجب بنا رہا 1948ء کی وہ رات بے پناہ تھی اور میں غریب تھا جب والدہ نے آخری ہچکی لی اور روح جسم سے جدا ہو گئی تو میں نے بے اختیار ان کے ماتھے کو اور پھر قدموں کو بوسے دیئے اور گویا یہ میری آخری سلامی تھی جو میں ان کے بلند مقام شفقت و محبت کو پیش کر سکا۔

پھر 1953ء میں جب میں ایل ایل بی کے آخری امتحان کی تیاری کر رہا تھا اور امتحان میں 5/6 دن باقی تھے تو میرے ابا جان کو اللہ نے اپنے کرم سے رفاقت کی خلعت سے سرفراز فرمایا تھا اور جو میرا مربی میرا ہمراز اور دلدار تھا مجھے اکیلا چھوڑ کر اپنے آسمانی آقا کے قدموں میں جا بیٹھا۔

کون اس گھر کی دیکھ بھال کرے۔ روز ایک چیز ٹوٹ جاتی ہے مگر قربان جاؤں اس ماں باپ سے بڑھ کر احسان اور انعام کرنے والے مالک الملک کے جس کے فضلوں اور احسانوں نے سارے زخم مندمل کر دیئے اور اس رحمٰن و رحیم رب کریم نے ماں باپ سے کہیں بڑھ کر دلجوئی اور دلداری اور کرم اور رحم کا سلوک فرمایا۔

قارئین کرام سے کمال ادب اور دردمندی سے یہ التجا ہے کہ میرے والدین کی بلندی درجات اور میری ستر پوشی کے لئے دعا کریں۔ کہ یہ نوٹ اسی غرض کے لئے لکھا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اپنے ماحول کو صاف رکھئے
اور گھر کا کوڑا کرکٹ
ڈسٹ بن میں پھینکئے

ریاض محمود باجوہ صاحب

تحریک وقف جدید کی اہمیت

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنی خلافت کے پہلے سال مورخہ 4 جنوری 1966ء کو "وقف جدید" کے سال نہم کے آغاز پر احباب جماعت کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:۔

"سیدنا حضرت المصلح الموعود.... نے خدائی تحریک کے ماتحت 27 دسمبر 1957ء کو وقف جدید کے آغاز کا اعلان فرمایا اور پھر 3 جنوری کو خطبہ جمعہ میں وقف جدید کی ضرورت اور جماعت کی تربیت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

اگر وہ (یعنی جماعت احمدیہ) ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔

(الفضل 11 جنوری 1958ء)

وقف جدید ابھی 8 سالہ بچہ ہی ہے۔ مگر اس قلیل عرصہ میں بھی بہت بابرکت تحریک ثابت ہوئی ہے۔ وقف جدید کے تحت جہاں جہاں بھی کام شروع کیا گیا ہے بہت مفید نتائج نکلے ہیں....

میں اپنے خدا سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ احباب جماعت کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے گا اور جماعتی ضرورتوں کے مطابق ہم وقف جدید کے کام میں وسعت پیدا کر سکیں گے۔"

(الفضل 15 جنوری 1966ء)

بڑی اہم تنظیم

مورخہ 30 دسمبر 1966ء کے خطبہ جمعہ کے موقعہ پر حضور نے فرمایا:۔

"ہر تحریک جو اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبہ (دین حق) کے لئے جماعت احمدیہ میں جاری کی گئی ہے (۔) کہ کسی طرح افراد جماعت اور ہماری آئندہ نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رحمت کو حاصل کرنے والی بنیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ اپنی طرف سے زیادہ سے زیادہ جدوجہد یا اجتہاد یا مجاہدہ ہم کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں.... وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے۔"

(الفضل 4 جنوری 1967ء)

وقف جدید رحمت کا دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تحریک وقف جدید کی اہمیت و عظمت اور اس کی عظیم الشان برکات کے مدنظر اسے رحمت کا دروازہ قرار دیا چنانچہ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 دسمبر 1966ء میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود... نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کر دیا ہے۔"

(الفضل 4 جنوری 1967ء ص 4)

دفتر اطفال کا اجراء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ 7۔ اکتوبر 1966ء میں اس تحریک کی اہمیت کے پیش نظر تحریک وقف جدید میں دفتر اطفال کا اجراء فرمایا اور احمدی بچوں کو بھی اس تحریک میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔

احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی او رایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ (دین حق) کو باقی ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کے لئے ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے آمین۔"

(الفضل 12۔ اکتوبر 1966ء)

معلمین وقف جدید کی خدمات

ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں معلمین وقف جدید کی خدمات نہایت شاندار اور مثالی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 1974ء میں فرماتے ہیں۔

"پس اللہ تعالیٰ اس رنگ میں... ہندوؤں پر بڑا فضل کر رہا ہے اور (دین حق) کی طرف وہ مائل ہو رہے ہیں اور یہ انتظام اس وقت وقف جدید کے ماتحت ہے اور معلمین وقف جدید وہاں کام کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو مختلف مقامات پر وقف جدید کے معلمین ہیں ان کے ذریعہ سے ان کی اپنی لیاقت کے مطابق کام لیا جا رہا ہے۔ وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ وہ بچوں کو قاعدہ (یسرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں۔ نو عمر نوجوانوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھا رہے ہیں۔ جن کو ترجمہ نہیں آتا انہیں ترجمہ پڑھا رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے ان سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں۔"

(الفضل 27 جنوری 1974ء ص 4)

وقف جدید کا نظام

تحریک وقف جدید کے بائیسویں سال کے اعلان کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 1979ء میں فرمایا:۔

"وقف جدید کا نظام جماعت میں نسبتاً چھوٹی سطح پر ابتدائی تربیت کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ لیکن یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ دنیا تدبیر کی دنیا ہے اور تدبیر کی دنیا لازمی طور پر تدریجی ارتقاء کی دنیا ہوتی ہے اور تدریجی ارتقاء کے عمل میں لازماً ابتدائی باتوں کو بھی اتنی ہی اہمیت دینا ضروری ہوتا ہے جتنی اہمیت بڑی اور اہم باتوں کو دی جاتی ہے۔ (دین حق) وحشی کو انسان بنانے' انسان کو بااخلاق انسان بنانے اور بااخلاق انسان کو باخدا انسان بنانے آیا ہے۔ (دین حق) کی تعلیم میں کوئی بھی ایسی چھوٹی بات اور اس کے احکام میں کوئی بھی ایسا چھوٹا حکم نہیں ہے جسے چھوٹا سمجھ کر نظرانداز کیا جا سکے۔ سارے ہی احکام پر... کماحقہ' عمل کرنا ضروری ہے۔ اس لحاظ سے وقف جدید کی انجمن گو نسبتاً چھوٹی انجمن ہے۔ لیکن ہے بہت ضروری اور یہ بہت اچھا اور مفید کام کر رہی ہے۔ لیکن اس کی افادیت کے پیش نظر اس میں وسعت پیدا کرنی ضروری ہے۔" (الفضل 6 جنوری 1979ء)

خطوط آراء تجاویز

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب امریکہ

سے لکھتے ہیں۔ پردیس میں آپ کے الفضل پڑھے بغیر زندگی ایک زبردست خلا محسوس ہوتی ہے۔ جب الفضل کا پیکٹ آتا ہے تو پورا دن رات ہمیں مصروف رکھتا ہے اور ہمارا انسائیکلوپیڈیا بالکل Up-to-date ہو جاتا ہے دل سے آپ سب کے لئے دعا نکلتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تحریک پر میں اپنے والد صاحب حضرت فضل کریم رفیق حضرت بانی سلسلہ کی یادیں تازہ کرنے کے لئے ایک کتاب "احمدیت کی برکات" مرتب کر رہا ہوں۔

محترم عبدالخالق نیر صاحب نائیجیریا

سے لکھتے ہیں۔ روزنامہ الفضل خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ ہم وصول کر رہے ہیں۔ یہ اخبار دن بدن ترقی کی طرف رواں دواں ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو محنت سے کام کرنے کی توفیق دے اور الفضل کا معیار بڑھتا چلا جائے۔ نائیجیریا میں جماعت کا اخبار جو محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے 1951ء میں جاری کروایا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بھی جاری ہے۔ اس کی دو کاپیاں بغرض دعا ارسال کر رہا ہوں۔ الفضل کے سٹاف کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست عرض کر دیں۔

محترم قریشی فصیح الدین احمد صاحب کراچی

سے لکھتے ہیں۔ مؤقر اخبار الفضل کا روزانہ مطالعہ کرتا ہوں۔ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ روزانہ چشم براہ رہتا ہوں؟ اخبار کے متعلق تفکر کارنگین تنوع اور اسلوب کی منفرد لطائف کہنا بیجا نہ ہو گا۔ اس میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ہر کام کے متعلق ایسا اچھوتا انداز اختیار کیا جاتا ہے کہ بے اختیار ڈھیروں مبارکباد دینے کو دل چاہتا ہے۔ خصوصاً حضرت محمد ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات سے روح کو بالیدگی نصیب ہوتی ہے اصل اجر خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ میں تو صرف عقیدت کے پھول پیش کرتا ہوں۔ احادیث نبوی جو پہلے صفحات پر تحریر ہوتی ہیں بے حد تاثیر رکھتی ہیں یہ دراصل نہایت قیمتی اقوال ہیں جو قلب کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر جاتے ہیں یتامیٰ کی خبرگیری اور دیگر تحریکات طبیعت میں زبردست تحریک پیدا کرتی ہیں۔ روزنامہ الفضل اکناف عالم میں جاتا اور پڑھا جاتا ہے اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کی تکمیل میں وافر حصہ ادا کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس اخبار کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے (آمین)۔

کھیل کھلاڑی

غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

سپیشل افراد کے مابین

پیرا لمپک 2000ء

آسٹریلیا کے ساحلی شہر سڈنی میں رواں صدی کا سب سے بڑا اسپورٹس میلہ کھلاڑیوں کی ریکارڈ ساز کارکردگی اور رنگ و نور کی بارش کے ساتھ ختم ہو گیا اس کے بعد سڈنی کے عوام نے رواں صدی کے ایک اور بڑے اسپورٹس میلے کی میزبانی کی۔ کھیلوں کا یہ بڑا میلہ عام افراد کے لئے نہیں بلکہ اسپیشل افراد یعنی معذور افراد کے لئے 18۔ اکتوبر سے سجایا گیا۔ اس میلے کے تمام مقابلے سڈنی میں ہوئے۔ سڈنی اولمپک 2000ء کے اختتام کے بعد اولمپک ویلج ایک بار پھر آباد ہوا اور وہاں پاکستان سمیت دنیا کے 123 ملکوں سے تعلق رکھنے والے 4000۔ سے زائد اتھلیٹس کی آمد ہوئی۔ یہ مقابلے 2 ہفتے جاری رہے۔

سڈنی پیرالمپک گیمز 2000ء کے لئے مشعل کینبرا سے روشن ہو کر اپنی منزل سڈنی پہنچی۔ اس مشعل کو آسٹریلوی وزیراعظم جان ہاورڈ نے روشن کر کے وہیل چیئر پر بیٹھے ڈیوڈ ہال کے سپرد کیا۔ مشعل کو کینبرا پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے آسٹریلیا کے آبائی باشندوں کے آگ جلانے کے طریقے سے روشن کیا گیا۔ اس مشعل نے 14۔ دن میں اپنا سفر طے کیا اس دوران مشعل تمام آسٹریلوی ریاستوں کے دارالحکومتوں سمیت 200 شہروں و دیہات سے گزری۔ 920۔ افراد نے اس مشعل کو سڈنی اسٹیڈیم تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ پیرالمپک گیمز کی کمیٹی منتظمہ کی سربراہی سڈنی اولمپک گیمز کے روح رواں مائیکل نائٹ نے کی۔

پیرالمپک گیمز اس دور جدید میں تیزی کے ساتھ فروغ پا رہے ہیں ایک زمانے میں کسی جسمانی نقص والے افراد کو عضو معطل بنا دیا جاتا تھا لیکن اب دنیا کے مشکل ترین شعبوں میں بھی اسپیشل افراد اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ معذور افراد کو کھیلوں کی جانب راغب کرنے کا آغاز نصف صدی قبل انگلینڈ سے ہوا تھا۔ ان گیمز کے بانی سرلڈوک گوٹمان کو "معذور افراد کے کھیلوں کا باپ" قرار دیا جاتا ہے۔ سرلڈوک گوٹمان نازیوں کے ظلم و جبر کے ستائے ہوئے تھے۔

سرلڈوک گوٹمان نازی مظالم سے تنگ آکر مہاجرین کے ساتھ 1939ء میں جرمنی سے لندن آ گئے اور انہوں نے ریڑھ کی ہڈی کے مرض میں مبتلا لوگوں کے لئے کام شروع کیا تھا۔ سرلڈوک نے دیکھا کہ اس مرض میں مبتلا 85 فیصد مریض خالق حقیقی سے جا ملتے ہیں۔ اور اس کا بنیادی سبب زندگی سے نا امیدی ہے۔ سرلڈوک نے ان لوگوں کی اس نا امیدی کو ختم کر کے تاریک کی بجائے روشن پہلو کو اجاگر کرنے کا سوچا اور یہ نظریہ پیش کیا کہ اگر بستر پر چت لیٹے ان مریضوں کو ورزش کرائی جائے اور ان کو کھیلوں کی طرف راغب کیا جائے تو اس طرح شرح اموات کم کی جا سکتی ہیں اور مریضوں پر چھائے موت کے تاریک سائے دور کیے جا سکتے ہیں۔ کافی بحث و مباحثے کے بعد سرلڈوک کی اس تجویز کو تسلیم کر لیا گیا اور اس طرح 1948ء میں پہلی بار سرلڈوک گوٹمان اور سٹک مینڈریل کے زیر اہتمام ریڑھ کی ہڈی کے امراض میں مبتلا افراد کی "وہیل چیئر" ریس کا اہتمام کیا گیا۔ اس مقابلے سے چند روز قبل لندن اولمپک گیمز اختتام پذیر ہوئے تھے۔ اس کے بعد اولمپکس گیمز کی طرح معذور افراد کے کھیل بھی ہر چار سال بعد کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ 1952ء میں معذور افراد کے ان مقابلوں میں ہالینڈ سے بھی سپیشل افراد نے شرکت کی۔ مجموعی طور پر شرکاء کی تعداد۔ 130 تھی اس کے بعد پیرالمپک انٹرنیشنل گیمز کے تصور نے جنم لیا۔ آہستہ آہستہ اس تحریک کا دائرہ وسعت اختیار کرنے لگا اور معذور افراد کے مقابلوں میں حصہ لینے والے ملکوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہوا۔ ان مقابلوں میں کھلاڑیوں اور ملکوں کی تعداد میں اضافے کو دیکھتے ہوئے اولمپکس کے چند ہفتے بعد پیرالمپک مقابلے کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ پہلے باقاعدہ پیرالمپک 1960ء میں روم اولمپکس کے چند ہفتے بعد منعقد ہوئے تھے۔ افتتاحی پیرالمپک میں 23 ملکوں کے 400۔ افراد نے "وہیل چیئر" مقابلوں میں حصہ لیا تھا۔ ان گیمز کے بعد دنیا کے دیگر ملکوں کے معذور افراد کو بھی ان کھیلوں کی جانب راغب کرنے کی تحریک چلائی گئی اور معذور افراد میں کھیلوں سے دلچسپی پیدا کرنے والی مختلف تنظیموں نے بھی متحد ہونا شروع کر دیا۔ اس اتحاد نے ان میں اپنے علیحدہ گیمز کرنے کی سوچ پیدا کی۔ 1960 کے بعد 1964 میں اسپیشل افراد کے مقابلے ٹوکیو اولمپک کے بعد ہوئے۔ پیرالمپک مقابلے سمر گیمز کی میزبانی کرنے والے شہر میں لازمی طور پر نہیں کروائے جاتے تھے۔ 1980ء میں یہ مقابلے سویڈن میں ہوئے۔ اس کے بعد 1982ء میں معذور افراد کے کھیلوں کو مربوط بنانے کے لئے انٹرنیشنل کوآرڈی نیشن کمیٹی تشکیل دی گئی جو پیرالمپک کے معاملات کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ اس کمیٹی کے وجود میں آنے کے بعد اولمپکس گیمز کے میزبان ملک میں ہی پیرالمپک گیمز کرانے کو ترجیح دی جانے لگی ہے۔ 1988ء میں سیول 92ء میں بارسلونا .96ء میں اٹلانٹا سمر گیمز کے ساتھ ساتھ پیرالمپک گیمز کے میزبان بھی رہے ہیں۔ اٹلانٹا پیرالمپک میں ملائشیا گیمز میں حصہ لینے والا 100واں ملک تھا۔ ان گیمز میں 113 ملکوں نے حصہ لیا تھا اور اب سڈنی میں یہ تعداد بڑھ کر 123 تک جا پہنچی ہے۔

1972ء تک ان مقابلوں میں صرف ریڑھ کی ہڈی کی بیماریوں میں مبتلا افراد ہی حصہ لیتے تھے لیکن بعد میں مریضوں کی مختلف کیٹگریز کو اس میں شامل کیا گیا اور اب سڈنی پیرالمپک گیمز میں 6 کیٹگریز کے سپیشل افراد نے حصہ لیا۔ ان میں ذہنی معذور، قانونی طور پر نابینا، ہاتھ پاؤں سے معذور یا جن کا کچھ حصہ کٹا ہوا ہو، ریڑھ کی ہڈی کے مریض اور دیگر شامل ہیں۔ پیرالمپک گیمز میں 18 مختلف کھیلوں میں کھلاڑی ایک دوسرے کے مدمقابل ہوئے۔ فتح کے عزم سے سرشار کھلاڑیوں نے آرچری، جوڈو، ایتھلیٹکس، پاور لفٹنگ، باسکٹ بال، رگبی، سیلنگ، سائیکلنگ، شوٹنگ، ایکوسٹرین، سوئمنگ، تلوار بازی، ٹیبل ٹینس، فٹ بال، گول بال، والی بال کے میدان میں برتری کے حصول کے لئے جدوجہد کی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33021

میں Drs. Rastam Ahmadi ولد مکرم Widnya پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-4-1996 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 183 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/75,000,000 روپے۔ 2۔ زمین برقبہ 257 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/50,000,000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/125,000,000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1,250,004 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Drs.Rastam Ahmadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Abdul Muthalib انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 T.B.H.Djuansyah انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33022

میں Khairuddin Basri ولد مکرم Basri Marmlin پیشہ Self Activity عمر 33 سال بیعت 1987ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-2-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک مکان برقبہ 160 مربع میٹر Medan انڈونیشیا مالیتی۔/175.000.000 روپے۔ 2۔ ایک مکان برقبہ 330 مربع میٹر Medan انڈونیشیا مالیتی۔/100.000.000 روپے۔ 3۔ نیم پختہ مکان Medan انڈونیشیا مالیتی۔/25.000.000 روپے۔ 4۔ ایک ہنڈا موٹر سائیکل مالیتی۔/5.000.000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/305.000.000 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ 5۔ مارچ 1999ء سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Khairuddin Basri انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 عمران ولد Isbion انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Drs.Rafiq.Ahmad انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ نارتھ ایسٹ ریجن امریکہ حال دارالعلوم غربی ربوہ کے والد محترم چوہدری سید محمد صاحب بعمر 87 سال مورخہ 7۔ نومبر 2000ء کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اگلے روز دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے پڑھایا مرحوم پیدائشی احمدی اور موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم کو قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بطور باڈی گارڈ خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح سندھ میں حضرت صاحب کی زمینوں پر بطور مینیجر خدمات بجالاتے رہے آپ۔ تین بھائی تھے آپ کے ایک بھائی مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب ؛ اکر قادیان میں درویش ہیں۔ اور ایک بھائی قبل ازیں وفات پاچکے ہیں۔ آپ کی چار بہنوں میں سے دو بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں۔

بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹے چوہدری منور احمد صاحب لندن۔ دوسرے بیٹے چوہدری مبشر احمد صاحب کیلگری کینیڈا۔ اور تیسرے بیٹے چوہدری مشتاق احمد صاحب ورجینا امریکہ میں مقیم ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب آج کل شدید بیمار ہیں اور تین چار دن سے بیماری، نقاہت اور کمزوری کی وجہ سے نیم بے ہوشی کی کیفیت ہے۔ خوراک نالی کے ذریعہ دی جارہی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم فضل فرمائے اور انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب اور مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربیان سلسلہ کو چند دن قبل ویگن کے ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں محترم ضمیر ندیم صاحب کے دائیں بازو میں شیشے لگنے کی وجہ سے 25 ٹانکے لگے ہیں جبکہ محترم صفدر نذیر صاحب کو معمولی چوٹیں آئی ہیں دونوں کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید پیچیدگیوں سے بچاتے ہوئے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

تقریب شادی

○ محترمہ امتہ القیوم شمس صاحبہ اہلیہ محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب 6/53 دارالعلوم وسطی ربوہ سے تحریر کرتی ہیں کہ ان کے صاحبزادے عزیزم منظور الحق شمس ابن محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب (مرحوم) کی شادی خانہ آبادی عزیزہ طیبہ تبسم بنت محترم چوہدری رشید احمد صاحب جٹ دارالیمن غربی ربوہ کے ساتھ طے پائی۔

ان کا نکاح مورخہ 23۔ اکتوبر 2000ء کو محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بعد نماز عصر دارالیمن غربی ربوہ میں مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی دن خدا تعالیٰ کے فضل سے رخصتی بھی عمل میں آئی۔

مورخہ یکم نومبر 2000ء بروز بدھ بعد نماز عصر دارالعلوم وسطی ربوہ میں دعوت عصرانہ دی گئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی۔ عزیزم منظور الحق شمس محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کا پوتا اور محترم مرزا غلام نبی مسگر صاحب (امرتسری) کا نواسا ہے۔ اسی طرح عزیزہ طیبہ تبسم محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب اٹھوال کی پوتی اور محترم چوہدری نذیر احمد صاحب جٹ کی نواسی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم انجینئر ریاض اللہ نوید صاحب حال کینیڈا ابن مکرم محمد حمید اللہ قریشی صاحب ریٹائرڈ سینئر اکاؤنٹس آفیسر ٹیلیفون ریونیو لاہور ساکن سمن آباد لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ مبلغ۔/5000 ہزار کینیڈین ڈالرز پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ نے دارالرحمت وسطی ربوہ میں مورخہ 22-10-2000 کو پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔ آمین

درخواست دعا

○ مکرم شیر محمد صاحب لندن میں بعارضہ قلب ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی درازی عمر اور صحت کاملہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 14 نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 15 نومبر غروب آفتاب۔ 5-12
جمعرات 16۔ نومبر طلوع فجر۔ 5-10
جمعرات 16۔ نومبر۔ طلوع آفتاب 6-35

بس اور کوسٹر میں تصادم۔ 35 جاں بحق

جہانیاں کے قریب وہاڑی روڈ پر چک نمبر 4-141/10 کے قریب بس اور کوسٹر کے تصادم میں چار عورتوں اور چار بچوں سمیت 135 فراد جاں بحق اور 30 زخمی ہو گئے۔ کئی کی حالت تشویشناک ہے بعض زخمی ابتدائی طبی امداد کے بعد فارغ کر دیئے گئے۔ مرنے والوں میں 21 کا تعلق وہاڑی سے تھا۔ آٹھ لاشیں ناقابل شناخت ہو گئیں۔ رات تک 23 لاشوں کی شناخت ہو سکی۔ بس اور کوسٹر میں تصادم ایک سائیکل سوار دودھ والے کو بچاتے ہوئے ہوا۔ جائے حادثہ پر ہر طرف خون بکھرا ہوا تھا۔ زخمی چیخ وپکار کر رہے تھے تفصیلات کے مطابق ملتان سے وہاڑی جانے والی بس جہانیاں کے قریب پہنچی تو سامنے سے غلط سائیڈ پر آنے والے ایک سائیکل سوار دودھ والے کو بچاتے ہوئے وہاڑی کی طرف سے آنے والی کوسٹر سے ٹکرا گئی۔ یہ کوسٹر ملتان جارہی تھی۔ بس کوسٹر کے اوپر چڑھ گئی جس سے تمام مسافر دب گئے۔ اردگرد کے لوگوں نے بڑی مشکل سے بس کو ایک طرف کیا مگر اس وقت تک ڈرائیور اور کنڈیکٹر سمیت کوسٹر کے 27 مسافر دم توڑ چکے تھے۔ کوسٹر مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ زخمیوں کو ایمبولینس پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ پانچ زخمی سول ہسپتال جہانیاں میں دم توڑ گئے۔ بس میں سوار آٹھ افراد جاں بحق ہوئے جبکہ 28 زخمی ہو گئے۔

9 ملزموں کو 19 سال قید ایک کروڑ 8 لاکھ جرمانہ

احتساب عدالت راولپنڈی کے جج رستم علی ملک نے الیکٹرانک انفارمیشن اینڈ اوورسیز ریفرنس میں تین کروڑ تیس لاکھ روپے کا قرض ہڑپ کر جانے کا جرم ثابت ہونے پر ائیر مارشل ریٹائرڈ وقار عظیم سمیت 9 ملزموں کو مجموعی طور پر 19 سال قید اور ایک کروڑ 8 لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ جبکہ ائرمارشل وقار عظیم کی اہلیہ بیگم ثریا عظیم کو بری کر دیا گیا۔

بھٹو اور شریف فیملی کے ریفرنس اٹک منتقل

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے بے نظیر بھٹو اور میاں نواز شریف سمیت دیگر افراد کے خلاف زیر سماعت ریفرنس اٹک کی احتساب عدالت میں منتقل کرنے کا حکم دیا ہے۔

انصاف نہ ملے تو جان محفوظ نہ آبرو

سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ اگر انصاف نہ ملے تو شہریوں کی نہ تو جان محفوظ رہتی ہے اور نہ آبرو۔ ہمارا نظام عدل کئی مسائل کا شکار ہے مقدمات کی کارروائی اتنی پیچیدہ، مشکل، مہنگی اور سست ہے کہ فریقین کے لئے ایک کڑی سزا سے کم نہیں۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ ججوں کی تعداد میں اضافے سمیت عدلیہ کے مسائل حل کرے۔ 53 سال کے بعد بھی ہم جو عہد کرتے ہیں اس میں خود ہی رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

اسلامی کانفرنس موثر کردار ادا کرے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے اسلامی سربراہی کانفرنس میں شرکت کے لئے دوحہ پہنچنے پر کہا کہ اسلامی کانفرنس کشمیر اور فلسطین کے مسئلہ پر موثر کردار ادا کرے۔ اسرائیل سے تعلقات منقطع کئے جائیں۔

ایٹم بم بنا کر حماقت کی

تحریک استقلال کے سربراہ ائرمارشل (ر) محمد اصغر خان نے کہا ہے کہ پاکستان نے ایٹم بم بنا کر حماقت کی۔ ایٹم بم گرانے سے بھارت ختم نہیں ہوگا۔ بھارت نے گرا دیا تو پاکستان نہیں بچے گا۔ نواز شریف خود فوج کو لائے۔ بے نظیر سمیت چوروں کے لئے تحریک نہیں چلے گی۔

16 نومبر کا اجلاس منسوخ کر دیں

مسلم لیگی لیڈروں چوہدری شجاعت حسین، پرویز الٰہی اور سیدہ عابدہ حسین نے 16 نومبر کو ہونے والے مسلم لیگ کے اعلیٰ سطحی اجلاس کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے اسے منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ عابدہ حسین نے کہا کہ اگر یہ اجلاس ہوا تو مسلم لیگ متحد نہیں رہے گی۔

احتساب کے لئے 20 نئی عدالتیں

احتساب کا عمل تیز کرنے کے لئے 20 نئی احتساب عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ جبکہ 3 مزید احتساب عدالتیں آئندہ چند روز تک کام شروع کر دیں گی۔ جس سے احتساب عدالتوں کی تعداد 59 ہو جائے گی۔

موسم میں تبدیلی

پنجاب میں لاہور سمیت بعض مقامات پر بارش کے بعد موسم نے کروٹ لے لی اور سردی بڑھ گئی۔ لاہور اور دیگر علاقوں میں جزوی طور پر بادل چھائے رہے جو شام کو گہرے ہو گئے۔ رات پڑتے ہی لاہور میں کہیں بوندا باندی اور کہیں ہلکی بارش ہوئی۔

اپنے چندے بروقت ادا کیجئے

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بش کی طرف سے گنتی رکوانے کی درخواست

امریکہ میں ری پبلکن پارٹی کے امیدوار جارج ڈبلیو بش نے فلوریڈا کے اضلاع میں ووٹوں کی ہاتھ سے گنتی رکوانے کے لئے درخواست دائر کردی ہے۔ بی بی سی کے مطابق سیاہ فام امریکی گروپوں نے مطالبہ کیا ہے کہ فلوریڈا میں کئی مقامات پر انتخابات میں ہونے والی دھاندلی کی تحقیقات کرائی جائیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کئی مقامات پر ان حامیوں کو پہلے سے سوراخ شدہ بیلٹ پیپر دیئے گئے تھے جس سے ڈیموکریٹک پارٹی کو نقصان پہنچا ہے۔ بی بی سی کے مطابق عموماً سیاسی داؤ پیچ انتخابات والے دن ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس بار یہ داؤ پیچ اس دن شروع ہوئے ہیں گنتی' دوبارہ گنتی اور قانونی جنگ کے ساتھ ساتھ لوگوں کی حمایت اور عوامی رائے بنانے والوں کی حمایت کے حصول کی لڑائی بھی جاری ہے۔

فلپائن میں صدر کے خلاف تحریک منظور

فلپائنی ایوان نمائندگان نے صدر جوزف ایسترادا کے خلاف مواخذہ کی قرارداد کی منظوری دے دی جس سے اب سینٹ میں ان کے خلاف کرپشن کے الزامات کے تحت کارروائی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ ایوان نمائندگان کے سپیکر مینوئیل ویلرنے اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ سینٹ میں ٹرائل کے نتیجے تک بدستور صدارت کے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے۔ سپیکر نے کہا کہ ایوان نمائندگان میں صدر کے خلاف مواخذہ کی تحریک کے حق میں 73 ووٹ ڈالے گئے۔

امریکہ جلد تباہ ہو جائے گا۔ صدام

عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ امریکی تنزلی کے آثار نظر آنا شروع ہو گئے ہیں۔ وہ جلد ہی تباہ و برباد ہو جائے گا۔ انہوں نے کیوبا کے ایک رکن پارلیمنٹ سے ملاقات کے دوران کہا کہ امریکہ کی بنیاد مضبوط نہیں اور یہ جلد ہی اپنے عروج پر نیست و نابود ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا امریکی معاشرہ تقسیم ہو چکا ہے' اس لئے یہ ملک کوئی بڑا دھچکا برداشت نہیں کرے گا۔

امریکہ اور ملائیشیا کے درمیان جھڑپ

اپیک کے وزارتی اجلاس میں امریکہ اور ملائیشیا کے درمیان جھڑپ ہو گئی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق امریکی تجارتی نمائندے چارلین بارشفسکی اور ملائیشین تجارتی وزیر فہد عزیز کے بیچ آزاد عالمی تجارت کے موضوع پر بحث شروع ہو گئی۔ فریقین جلد ہی تلخ کلامی پر اتر آئے۔ تائیوانی ترجمان نے صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ فریقین نے ایک دوسرے کے لئے غیر شائستہ الفاظ استعمال کئے جو کسی بھی طرح قابل ستائش نہیں گردانے جاسکتے۔

ہر عرب باشندے کا تعلق مجھ سے نہیں۔ اسامہ

سعودی عرب نژاد مجاہد رہنما اسامہ بن لادن نے واضح کیا ہے کہ امریکی بحری جہاز پر حملے یا کویت میں گرفتار ہونے والے مشکوک افراد سے ان کا یا ان کے گروپ کے افراد کا کوئی تعلق نہیں۔ کویت کے الرائی العیم اخبار کو نامعلوم مقام سے ٹیلی فون پر دیئے گئے انٹرویو میں اسامہ نے کہا کہ میرا یا میرے گروپ میں سے کسی کا کویت یا دوسرے عرب ممالک میں سول فوجی یا تیل کی تنصیبات کو نشانہ بنانے کا کوئی ارادہ نہیں اور نہ ہی ہم خلیج میں واقع امریکی تنصیبات کو نشانہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں کویت میں گرفتار ہونے والے افراد کے حوالے سے اسامہ نے کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان افراد سے ہمارا تنظیمی یا دیگر کوئی تعلق نہیں۔ افغانستان میں بہت سے گروپ' تنظیمیں اور عرب باشندے موجود ہیں۔ آپ ہر عرب باشندے کا اسامہ سے تعلق اس بنیاد پر نہیں جوڑ سکتے کہ وہ عرب ہے۔

امریکہ کے گھر میں آگ 7 جل گئے

امریکی ریاست شمالی کرولینا کے ایک گھر میں آگ لگ گئی۔ جس نے چھ بچوں سمیت سات افراد زندہ جل گئے۔ حکام کے مطابق جلنے والا گھر شہر کے مرکزی فائر سٹیشن سے کچھ ہی فاصلے پر تھا۔ ہسپتال کے ذرائع نے بتایا کہ حادثہ میں چھ دیگر افراد زخمی بھی ہوئے۔

بقیہ صفحہ 3

ہے ہمیشہ ناگاہ آتی ہے اور جسے آتی ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ میں تو قبل از وقت جاتا ہوں۔ ایسا خیال اسے کیوں پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ خیالات اور طرف لگے ہوئے تھے اور وہ اس کے لئے تیار نہ تھا۔ اگر تیاری ہو تو قبل از وقت نہ سمجھے بلکہ ہر وقت اسے قریب اور دروازہ پر یقین کرے۔ اس لئے تمام راستبازوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ انسان ہر وقت اپنا محاسبہ کرتا رہے اور آزماتا رہے کہ اگر اس وقت موت آ جاوے تو کیا وہ تیار ہے یا نہیں؟ حافظ نے کیا اچھا شعر کہا ہے (۔)

ان کا مطلب یہی ہے کہ ہر وقت تیار اور مستعد رہنا چاہئے۔ اور کسی وقت بھی اس تیاری سے بے فکر اور غافل نہ ہونا چاہئے۔ ایک شاعر نے کیا اچھا کہا ہے (۔)

یعنی اس وقت تک اس امر سے اتفاق نہ کیا یہاں تک کہ کوچ کرنا پڑا۔ تب اقرار کیا کہ بہت ساری حسرتیں قبروں میں دفن کی گئی ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 394' 395)

سفید موتیا Rs. 1200
لینز کے ساتھ Rs. 3500
رہائش کے لئے ہسپتال میں بندوبست ہے
معائنہ چشم بذریعہ جدید کمپیوٹر
رشید آئی ہسپتال
ویلکم روڈ رینالہ خورد
فون کلینک 04443-621371 رہائش 0442-512436

ضرورت ہومیو ڈاکٹر
خاکسار کو تحصیل شکر گڑھ میں فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری کھولنے کے لئے کوالیفائیڈ ہومیو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ کے علاوہ بہترین فیملی رہائش بھی دی جائے گی اپنے کاغذات اور کوائف امیر ضلع اور صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ حسب ذیل پتہ پر بھجوائیں۔
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ- لاہور

MAGNA GROUP
M/s Magna Tech (Pvt.) Ltd.
Manufacturer of Textile Rotary Printing Screens
Length: 1280 to 3050 mm
Repeat: 517 to 914 mm
Mesh: 60,70,80,100,125,155
M/s. Magna Textile Industries (Pvt.) Ltd.
Manufacturer & exporters of home textile products, bed sheets, bed covers, woven, bed sets, printed and dyed woven fabrics.
Factory is equipped with latest machinery of Dyeing, Bleaching, printing & Finishing.
M/s. Magna International
Importers / Exporters, Representative
Manufacturers: Pigment Binder & Pigment Colours
Stockist: Thickener Powder, Thickener Paste, Printing Blankets, Conveyors for Rotary Printing Machines and other Textile Accessories, Nickle Sugar screen.
M/s. Saeed Ullah Cloth Merchants.
Importer / Exporter & General Order Supplier.
Address: P-15 Rail Bazar Faisalabad, Pakistan.
Tel: 0092-41-617616, 637616
FAX: 0092-41-615642
URL: http://www.magnatextile.com
Email: magna@fsd.comsats.net.pk
Contact Person: **Saeed Ullah Sheikh**
Title: Chief Executive

CPL No. 61

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر- ریفریجریٹر- ائرکنڈیشنر- ڈیزرٹ کولر- کوکنگ رینج گیزر- ہیٹر- واشنگ مشین- مائیکرو ویو اوون اور سیٹبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1- لنک میکلوڈ روڈ' جودھامل بلڈنگ لاہور

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج- فریزر- واشنگ مشین ٹی وی- گیزر- ائرکنڈیشنر- وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ- انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
7353105
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور